اچھا ہوتا کہ رسالہ اشراق (جون ۸۸) کا مضمون "تصوف اسلام کے متوازی ایک دین ہے" چھپنے سے پہلے مؤلف کی نظر سے گزر چکا ہوتا۔

پہلی کرن | از جناب اظہر وحید۔ ناشر: ادارۃ الحفاظ، مال روڈ، لاہور۔ قیمت ۳۶ روپے

اُردو ادب میں پہلے بھی ایسے تجربات ہوتے ہیں کہ مختلف ذرہ ہائے حقیقت کو الگ الگ بیان کرکے ان کے لیے خصوصی توجہ حاصل کی جائے۔ ایسی ایک سطر یں، دوسری باتوں کو بالعموم بزرگ درویشوں کے متصوفانہ انداز میں لکھا جاتا اور تصوف کے ساتھ تحریر میں فلسفہ بھی در آیا پایا جاتا ہے۔

اس سلسلے کے اولین تجربات ادب لطیف نامی صنف کے تحت ہوئے۔ بعد ازاں خاص خاص لکھنے والوں نے اپنی تحریروں کے اندر کہیں کہیں اس طرح کے جملے سمو دیئے ہیں۔ ایک زمانے میں سیارہ کا "سر پر فانہ" جو چھوٹی چھوٹی چار یا پانچ سطروں پر مشتمل ہوتا تھا، بہت مقبول رہا۔ اب واصف علی واصف صاحب اس طرز بیان کو بھرپور طور پر استعمال کرکے خراج تحسین لے رہے ہیں۔ اظہر وحید نے بھی باقاعدہ پیری مریدی کی صوفیانہ اصطلاحوں کے ساتھ واصف صاحب کے رنگ میں یہ کتاب لکھ ڈالی ہے۔ کوشش خوب ہے۔ خدا کرے کہ مزید ترقی کریں۔ ویسے انہی حقائق کو ایک ایک رباعی میں بیان کر دیا جائے تو لوگوں کے لیے یاد رکھنا آسان ہوتا ہے۔ ورنہ لطیف سی ادبی عبارات کا وقتی لطف لے کر وہ انہیں بھول جاتے ہیں۔

شہدائے کربلا پر افتراء | از مولانا محمد عبدالرشید نعمانی۔ ناشر: اہل سنۃ وجماعۃ، ۳۸۷، قاسم آباد، لیاقت آباد، کراچی ۱۹۔ قیمت درج نہیں۔

حضرت امام حسینؓ کی مظلومیت دوہری ہے، ایک رافضیت کے محاذ سے، دوسری ناصبیت کے محاذ سے۔ ناصبیت کا فتنہ پاکستان میں ایک حد تک تو موجود رہا، مگر واضح طور پر سطح کے اوپر یہ طوفان پہلی مرتبہ محمود عباسی امروہوی کی کتاب "خلافت معاویہ و یزید" کی اشاعت سے بپا ہوا۔ اور کمیونسٹوں اور منکرین حدیث نے ان کی پشت پناہی کی۔

میں نے "خلافت معاویہ و یزید" پڑھی ہے، اس کے مؤلف نے پورا مقدمہ ہی اُلٹ دیا ہے۔ یعنی نعوذ باللہ امام حسینؓ اور حضرت علیؓ اور ادھر کی ساری مؤقر ہستیاں تو نشانہ الزام ہیں، البتہ یزید رحمۃ اللہ علیہ